# نکاح میں تقویٰ سے کام لو

(فرمودہ ۵- نومبر ۱۹۲۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۵- نومبر ۱۹۲۰ء بعد نماز عصر ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ لہ
خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

یہ چند آیات جو میں نے پڑھی ہیں ان میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو کہا ہے کہ سب سے بڑی چیز جو ان کے لئے کار آمد اور مفید ہو سکتی ہے تقویٰ ہے۔ دنیا میں ہر وقت انسان یا تو بعض چیزوں کے حاصل کرنے یا بعض سے بچنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ ایک طرف اگر وہ اپنے آپ کو کسی زد سے بچانے میں لگا ہوتا ہے تو دوسری طرف بعض چیزوں کے لینے میں مصروف ہوتا ہے۔ یہی معنے تقویٰ کے ہیں۔

ہماری زبان میں تقویٰ کے معنے ڈر اور خوف کے لوگ کرتے ہیں۔ مگر عربی زبان کے لحاظ سے یہ معنے درست نہیں بلکہ اس کے معنے ہیں اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے ایسی چیزوں سے جو انسان کی ہلاکت اور نقصان کا موجب ہوں اور ایسی چیزوں کا حاصل کرنا جو ہلاکت سے بچاتی ہوں۔ تقویٰ کے معنے خدا تعالیٰ سے ہوا کی طرح ڈرنا اور خوف کھانا نہیں اس ڈر کے لفظ سے بہت لوگوں کو دھوکا لگا ہے اور عیسائی اسی کو مد نظر رکھ کر کہتے ہیں کہ قرآن نے خدا کو نہایت ڈراؤنی اور خوفناک شکل میں پیش کیا ہے حالانکہ یہ درست نہیں اور خوف ڈراؤنی چیز سے ہی نہیں ہوتا۔ دیکھو بچے ماں باپ سے ڈرتے ہیں لیکن اس کے معنے ماں یا باپ کی ناراضی سے ڈرنا ہے۔ یہ نہیں کہ ماں باپ ظالم ہوتے ہیں اس لئے بچے ان سے ڈرتے ہیں۔ ماں باپ کا ڈر

تو ایسا ہوتا ہے کہ اس سے بچنے کے لئے ماں باپ کی گود میں ہی بچے گھستے ہیں۔ لیکن چونکہ لفظ مشترک ہے اور خوفناک چیز سے جو اثر پیدا ہوتا ہے اس کو بھی ڈر ہی کہتے ہیں۔ اس لئے ڈر کے معنی ڈر کرنے سے لوگوں کو اس سے دھوکا لگا ہے اور انہوں نے سمجھا ہے کہ خدا سے ڈرنے کا یہ مطلب ہے کہ خدا خوفناک چیز ہے۔

اصل معنے تقویٰ کے حفاظت کے وہ سامان جمع کرنا ہیں جو ترقی کا موجب ہوں اور ہلاکت سے بچانے والے ہوں۔

اس بات کو مد نظر رکھ کر تقویٰ اللہ کی حقیقت بخوبی معلوم ہو سکتی ہے مگر جب انسان ہمیشہ اور ہر وقت کسی نہ کسی چیز کے حاصل کرنے اور کسی نہ کسی چیز کو مضر سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ۔[۵] اے لوگو! اللہ کا تقویٰ لو۔ اس گر کو حاصل کرو جس سے تمام مصیبتوں کے دروازے بند ہو جائیں اور تمام کامیابیوں کے دروازے کھل جائیں۔ جب تم اس کے لئے اور کوششیں کرتے رہتے ہو تو کیوں خدا کو نہ کہو کہ ہماری سب مشکلات کو حل کردے اور ہمیں ہر کام میں کامیاب کردے۔ یہ کامیابی حاصل کرنے اور ہلاکتوں سے بچنے کا سب سے اعلیٰ گر ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے اس کے آگے انسان اپنے آپ کو ڈال دے۔

دیکھو اگر ایک مکان میں کئی سوراخوں سے پانی آرہا ہے تو ایک ایک کو بند کرنے کی بجائے پانی کے آنے کا راستہ بند کردینا زیادہ مفید اور اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک ایک مصیبت اور مشکل کے دور کرنے کی بجائے اگر انسان خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائے جو تمام مصائب کو بند کر سکتا ہے تو انسان بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔

تقویٰ کی تعلیم یوں تو ہر حالت کے متعلق ہے لیکن خصوصاً نکاح کے موقع پر اس کی طرف بہت زیادہ توجہ دلائی گئی ہے اور رسول کریم ﷺ نے یہ آیات اس موقع پر پڑھنے کے لئے منتخب فرمائی ہیں۔ وجہ یہ کہ نکاح کی وجہ سے کئی رستے مشکلات کے کھل جاتے ہیں اور کئی کامیابی کے رونما ہو جاتے ہیں۔ اب بجائے اس کے کہ ان پر نظر ہو یہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو ہی پکڑو اور اسی کو کہو کہ ہمارے لئے جو کامیابی کا رستہ ہے اس پر چلا اور جو مصائب کا رستہ ہے اس سے بچا۔ یہی وہ گر ہے جس سے انسان حقیقی خوشی حاصل کر سکتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے بچ سکتا ہے۔ اور ہر ایک نکاح کرنے والے کو یہی مد نظر رکھنا چاہئے نکاح ایک

بڑی ذمہ داری کا کام ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو بہت سی مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔
(الفضل ۱۱۔ نومبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۷، ۸)

۱؎ فریقین کا الفضل سے تعین نہیں ہو سکا۔
۲؎ النساء : ۲